KPK MORE BOOKS, NOTES VIST NOW: PERFECT24U.COM

کہ مجھے جیل بھیج دیا جائے گا۔ جب میں عدالت میں داخل ہوا۔ تو شاہد علی خان عدالت میں موجود تھا۔ کاروائی شروع ہوئی۔ تو شاہد نے اُٹھ کر درختوں کی چوری کا اعتراف کرلیا۔ اور مجھے بے گناہ ثابت کیا۔ اسے ہتھکڑیاں لگا کر جیل بھیج دیا گیا۔ شاہد نے جیل جا کر مجھے شادی کا تحفہ دیا تھا۔

شاہد نے عدالت کو بتایا۔ کہ جواد کا پاکٹ بک اسی رات میری جب میں تھا۔ اور میری جیب سے گر گیا تھا۔

میں بوجھل قدموں سے عدالت سے باہر آیا۔ شاہد کو جیل جاتے دیکھکر میری آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔ اس نے میری خوشیوں کے لئے ایک عظیم قربانی دی تھی۔

☆......☆......☆

سبق ''کتبہ''

مشکل الفاظ معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
پھلواری	پھولوں کی کیاری	وضع	بناوٹ
چہل پہل	آمدورفت	گہما گہمی	رونق
تپش	گرمی	میکے	باپ کا گھر
پوریاں	گھی میں تلی روٹیاں	اثاثہ	سامان
رکھوالی	حفاظت	وضع قطع	شکل وصورت
نیکر	چست پاجامہ	توند	پیٹ
بیڑی	دیسی سگریٹ	گتھیاں	مسائل
سلجھانا	حل کرنا	یکسوئی	تنہائی
گرہستی	گھر کے کام	جوں کا توں	وہی کا وہی

www.perfect24u.com

منچلے	شرارتی	سیٹھی پن	حفاظتی سوئی
انگروٹ	زیر تربیت	تتر بتر	آلودہ
خراماں	خوش	طمانیت	مسرت
سیس بھیکنا	مونچھ نکل آنا	جہاندیدہ گھاگ	تجربہ کار
گدی	گردن	خم	ٹیڑھا پن، عیب
پھنسی	گرمی دانے	چڑچڑا	ضدی، غصیلا
نالاں	بیزار	کہنہ فروش	کباڑی
قماش	قسم، طرز	مول تول	بھاؤ تاؤ
سنیاسی	جڑی بوٹیاں	سائیں	فقیر
ظروف	برتن	مسخ	خراب
گراموفون	باجا	جراحی	آپریشن
نفاست	صفائی	دام	قیمت
اوجھل ہونا	غائب ہونا	مرمریں	سفید
مصرف	استعمال	ولولہ	جذبہ
سعی لاحاصل	بے سود کوشش	ہل چل	ہنگامہ
جلی	واضح	قفل	تالا
پھاٹک	صدر دروازہ	کواڑ	دروازہ
جویا	متلاشی	مگن	ڈوبا ہوا
سہانی	خوبصورت	دھندلی	مدہم
رنگ ڈھنگ	طور طریقہ	کڑی	سخت

KPK MORE BOOKS, NOTES VIST NOW: PERFECT24U.COM

جان کھپانا	سخت محنت کرنا	پے در پے	مسلسل
مژدہ	خوش خبری	اُمنگیں	خواہش
کاٹھ	لکڑی	کھٹن	سخت
ابتر	بُرا	آلکس	سستی
تیور	انداز	دہک اُٹھنا	چمک اُٹھنا
انٹرنس	ایف۔اے	مندا	نقصان
نمونیا	نجار	ساجھا	شراکت
ہیجان	ہل چل	پٹی	چارپائی
افاقہ	مرض میں کمی	لطیفہ غیبی	غیب کی مدد
غل غپاڑہ	ہنگامہ	چھاتا	چھتری

اہم عبارات کی تشریح

عبارت 1:

رات کو جب وہ کھلے آسمان کے نیچے اپنے گھر کی چھت پر اکیلا بستر پر کروٹیں بدل رہا تھا۔۔

۔۔۔۔۔اور اس مرمریں ٹکڑے پر اپنا نام کندہ کرا کے دروازے کے باہر نصب کر دے۔

حوالہ متن:

یہ عبارت غلام عباس کے افسانے "کتبہ" سے لی گئی ہے۔

سیاق و سباق:

شریف حُسین ایک دفتر میں کلرک تھا اس کی زندگی ایک ڈگر پر چل رہی تھی گھر سے دفتر جاتا اور دفتر سے گھر واپس آتا اور گھر میں سارا وقت بیوی بچوں کے ساتھ گزارتا آج بھی جب وہ دفتر سے چھٹی کر کے باہر نکلا تو حیران تھا کہ کیا کرے اور کدھر جائے کیونکہ اس کے بیوی بچے میکے گئے ہوئے تھے

www.perfect24u.com

KPK MORE BOOKS, NOTES VIST NOW: PERFECT24U.COM

اس نے سوچا سنسان گھر میں جا کر کیا کرے گا وہ دفتر سے باہر کسی سواری کے انتظار میں کھڑا تھا مختلف وضع قطع کے کلرکوں کی ٹولیاں دفتر سے نکل رہی تھیں۔ایک تانگے میں خالی جگہ دیکھ کر اس پر سوار ہو گیا اور شہر کی طرف چل دیا۔شہر میں تانگے سے اُتر کر مختلف بازاروں کی سیر کرتا ہوا ایک کباڑی کی دکان کے سامنے کھڑا ہو گیا۔دکان میں اسے سنگ مرمر کا ایک حسین ٹکڑا نظر آیا۔جو بڑی فن کاری سے تراشا گیا تھا۔محض یہ دیکھنے کے لئے کہ کباڑی اس کی کیا قیمت لگائے گا اس نے اس ٹکڑے کی قیمت پوچھی۔ کباڑی نے تین روپے بتائے۔شریف حسین نے جان چھڑانے کے لئے ایک روپیہ کہہ دیا۔ جسے کباڑی نے منظور کیا۔اور شریف حسین نے نہ چاہتے ہوئے بھی سنگ مرمر کا چوکور ٹکڑا خرید لیا اور شام کو گھر پہنچا۔

عبارت کی تشریح: شریف حسین کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ سنگ مرمر کا ٹکڑا اس نے کیوں خریدا۔اور یہ اس کے کس کام آ سکتا ہے۔رات کو وہ گھر میں اکیلا تھا بڑی بے فکری سے کوٹھے کی چھت پر بستر بچھا کر لیٹ گیا۔لیٹتے ہی اسے سنگ مرمر کے ٹکڑے کا خیال آیا۔بڑے سوچ و بچار کے بعد اس نے اس مسئلے کا حل سوچ لیا۔اس نے سوچا کہ خداوند تعالیٰ بڑا رحیم اور بخشنے والا ہے خُدا ایسے کام بھی کرتا ہے جو کسی کے وہم و گمان میں بھی نہیں آئے ہو سکتا ہے وہ کلرک درجہ دوم سے ترقی پا کر اپنے دفتر سپرنٹنڈنٹ بن جائے اسی طرح عہدے کی ترقی کے ساتھ اس کی تنخواہ چالیس روپے ماہوار سے بڑھ کر چار سو روپے ہو جائے۔سپرنٹنڈنٹ کا عہدہ نہ بھی ملے ہیڈ کلرکی مل جائے پھر بھی یہ میری خوش قسمتی ہو گی۔تنخواہ میں خاطر خواہ اضافہ ہو جائے گا۔تنخواہ میں بچت کر کے اپنا ذاتی مکان بھی خرید لوں گا شراکت داری کے مکان سے چھٹکارا مل جائے گا۔ذاتی مکان مل جائے تو سنگ مرمر کے اس خوبصورت ٹکڑے پر کسی ماہر سنگتراش سے اپنا نام کندہ کروالوں گا اور گھر کے باہر والے دروازے پر اسے نصب کروں گا۔تاکہ آنے جانے والے کی نظر اس پر پڑے۔

عبارت2:

اس کے بعد جو دن گزرے وہ اس کے لئے بڑی مایوسی اور افسردگی کے تھے۔-------

KPK MORE BOOKS, NOTES VIST NOW: PERFECT24U.COM

افسروں کے تیوراسے جلد ہی راہ راست پر لے آئے۔

حوالہ متن:

یہ اقتباس غلام عباس کے افسانے "کتبہ" سے لیا گیا ہے۔

سیاق و سباق:

شریف حسین نے سنگ مرمر کے ٹکڑے کا جو مصرف اپنے دل میں سوچ لیا تھا وہ اس بات سے مشروط تھا کہ اسے ترقی مل جائے اور ذاتی مکان کا مالک بن جائے اس کی یہ امید اس وقت بندھ گئی جب درجہ اول کا ایک کلرک تین مہینے کی چھٹی پر گیا اور اسے اس کی جگہ پر بٹھا دیا گیا لیکن تین مہینے کے بعد کلرک کام پر واپس آیا اور شریف حسین واپس اپنی جگہ پر آ گیا اس دوران کتبہ مختلف جگہیں تبدیل کرتا رہا۔ الماری سے نکال کر میز پر سجا دیا گیا لیکن بڑے لڑکے نے اسے میز سے ہٹا کر پھر بے کواڑ الماری میں رکھ دیا۔ کئی سال اور گزر گئے کتبہ بھی الماری میں تو کبھی میز پر کبھی کسی بوری مین تو کبھی چارپائی کے نیچے پڑا رہتا تھا۔ شریف حسین کو درجہ اول کی کلرکی کی جو تھوڑی سی خوشی حاصل ہوئی تھی وہ بھی ختم ہو گئی تھی۔

اقتباس کی تشریح: شریف حسین جب واپس کلرک درجہ دوم کی سیٹ پر آ گیا تو اسے سخت مایوسی ہوئی اس دن کے بعد وہ غمزدہ اور پریشان رہنے لگا اس کے خواب چکنا چور ہو گئے تھے تھوڑی سی خوشی دیکھی تھی اور اسے امید ہو چکی تھی کہ یہ خوشی مستقل بھی ہو سکتی ہے لیکن اب اسے یقین ہو چلا تھا کہ اس کی قسمت نہیں بدلے گی۔ اب اسے اپنی حالت پہلے سے بھی بری لگ رہی تھی اس میں سستی پیدا ہو گئی اور اس کا دل کام میں نہیں لگ رہا تھا وہ کمزوری اور سستی محسوس کر رہا تھا دنیا سے بیزار ہو گیا تھا۔ لوگوں سے بول چال بند کر دی تھی اور ہنسنا چھوڑ دیا تھا۔ اس کے دفتر میں افسروں نے بھی محسوس کیا کہ شریف حسین کام چوری سے کام لیتا ہے۔ انہوں نے اسے تنبیہہ کی جس کے ڈر سے پھر کام میں دلچسپی لینے لگا اور اس کا دماغ درست ہو گیا۔

مشقی سوالات کے جوابات

1۔ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیں۔

www.perfect24u.com

KPK MORE BOOKS, NOTES VIST NOW: PERFECT24U.COM

سوال1: کلرکوں میں کس عُمر کے لوگ شامل تھے؟

جواب: کلرکوں میں ہر عمر کے لوگ شامل تھے ان میں ایسے بھی تھے جن کے داڑھی مونچھ ابھی نہیں آئے تھے ایسے جہاندیدہ، تجربہ کار اور عمر رسیدہ لوگ بھی تھے جو سالہا سال سے اسی دفتر میں کام کررہے تھے۔

سوال2: شریف حسین اس دن گھر کے بجائے جامع مسجد کی طرف کیوں چل دیا؟

جواب: شریف حسین کی بیوی میکے چلی گئی تھی بچے بھی ساتھ گئے تھے اس لئے وہ آزاد تھا چاہتا تھا کہ گھر جانے سے بہتر ہے کہ شہر کی سیر کی جائے چنانچہ وہ جامع مسجد کی طرف چل دیا۔

سوال3: شریف حسین نے سنگ مرمر کے ٹکڑے کا کیا مصرف سوچا؟

جواب: اس نے سوچا کہ خدا کارساز ہے ہوسکتا ہے میری ترقی ہوجائے اور کلرک درجہ دوم سے ہیڈ کلرک یا سپرنٹنڈنٹ بن جاؤں اپنا گھر مل جائے تو سنگ مرمر کے ٹکڑے پر اپنا نام کندہ کرکے باہری دروازے پر نصب کردوں گا۔

سوال4: سنگ مرمر کے ٹکڑے پر اپنا نام گھدا ہوا دیکھ کر شریف حسین نے کیا محسوس کیا؟

جواب: جب اس نے سنگ مرمر کے ٹکڑے پر اپنا نام کندہ کروایا اور اس کی طرف دیکھا تو اسے دلی مسرت ہوئی کیونکہ اس نے اپنا نام پہلی بار جلی حروف میں لکھا ہوا دیکھا تھا۔

سوال5: اس افسانے سے کیا اخلاقی سبق حاصل ہوتا ہے؟

جواب: اس افسانے سے افسانہ نگار لوگوں کو یہ اخلاقی سبق دیتا ہے کہ زندگی تھوڑی ہے اور خواہشات بہت زیادہ۔ ایک شخص کتنا ہی کوشش کرے اس کے تمام خواہشات پوری نہیں ہوسکتیں ایک خواہش پوری ہوتی ہے تو دوسری خواہش سر اُٹھالیتی ہے۔

ہزاروں خواہشیں ایسی کہ ہر خواہش پہ دم نکلے
بہت نکلے میرے ارماں لیکن پھر بھی کم نکلے

www.perfect24u.com

KPK MORE BOOKS, NOTES VIST NOW: PERFECT24U.COM

2۔ سبق کے حوالے سے مندرجہ ذیل جملوں کی وضاحت کریں۔

جملہ 1: دن کے وقت اس علاقے کی چہل پہل اور گہما گہمی عموماً کمروں کی چار دیواری ہی میں محدود رہتی ہے۔

وضاحت:

اس جملے میں جس علاقے کا ذکر کیا گیا ہے اس میں گھروں کے علاوہ دفتر بھی تھے مصنف کہتا ہے کہ دن کے وقت سڑکوں پر کوئی خاص چہل پہل اور آمد و رفت نہیں ہوتی لوگ زیادہ تر گھروں میں بند رہتے ہیں البتہ صبح ساڑھے سات بجے اور چھٹی کے وقت خوب رونق ہوتی ہے۔

جملہ 2: دنیا بھر کی چیزیں اور ہر وضع اور ہر قماش کے لوگ یہاں ملتے ہیں۔

وضاحت:

مصنف اس جملے میں شہر کی اس بازار کا ذکر کرتے ہیں جہاں کباڑیوں کی دکانیں تھیں وہاں رش بہت زیادہ تھا دکانوں میں ہر قسم کی نئی پرانی چیزیں باسانی مل جاتی تھیں۔ نیز ہر قسم کے یعنی ہر رنگ و نسل، زبان، قومیت اور حیثیت کے لوگ یہاں موجود تھے۔

جملہ 3: وہ بڑا غفور الرحیم ہے کیا عجب اس کے دن پھر جائیں۔

وضاحت:

شریف حسین نے سنگ مرمر کا ٹکڑا خریدا تو اسے خیال آیا کہ خدا غفور الرحیم ہے سب کچھ کر سکتا ہے ہو سکتا ہے میری قسمت بدل جائے میری ترقی ہو جائے۔ تنخواہ بڑھ جائے میں اپنا گھر بنانے کے قابل ہو جاؤں تو سنگ مرمر کے اس ٹکڑے پر اپنا نام کندہ کر کے باہری دروازے پر نصب کر دوں گا۔

جملہ 4: دفتر میں جب کبھی اس کا کوئی ساتھی کسی معاملے میں اس کی رہنمائی کا جویا ہوتا تو اپنی برتری کے احساس سے اُس کی آنکھیں چمک اُٹھتیں۔

وضاحت:

شریف حسین دفتر سینئر اور تجربہ کار ملازموں میں سے ایک تھے دفتری کام پر اسے مکمل عبور

www.perfect24u.com

KPK MORE BOOKS, NOTES VIST NOW: PERFECT24U.COM

حاصل تھا۔ دفتر کے باقی کلرک کبھی کبھی کام کے سلسلے میں اس کی راہنمائی حاصل کرنے کے لئے اس کے پاس آتے تھے ان کی راہنمائی کر کے وہ نہ صرف خوش ہوتا بلکہ اپنی برتری اور مہارت کے احساس سے وہ پھولے نہ سماتا۔

جملہ 5: ترقی لطیفۂ غیبی سے نصب ہوتی ہے کڑی محنت جھیلنے اور جان کھپانے سے کچھ حاصل نہ ہوگا۔

وضاحت:

شریف حسین کو یقین ہو چلا تھا کہ ترقی سخت محنت، کوشش اور جان کھپانے سے نہیں ملتی اس میں قسمت کا عمل دخل ہوتا ہے اور یہ غیب سے حاصل ہوتی ہے چنانچہ اس نے حد سے زیادہ کام کرنا چھوڑ دیا اور اپنی ترقی کا معاملہ قسمت کے حوالے کر دیا۔

3۔ مندرجہ ذیل جملوں کی تکمیل کے لئے دیئے ہوئے جوابات میں سے درست جواب کے سامنے (✓) کا نشان لگائیں۔

ا۔ شریف حسین کو سنگ مرمر کا ٹکڑا۔۔۔۔۔۔

(الف) وراثت میں ملا (ب) راستے میں پڑا ہوا ملا

(ج) کسی دوست کی طرف سے تحفے میں ملا (د) کباڑی کی دکان سے ملا

جواب: (د) کباڑی کی دکان سے ملا

۲۔ شریف حسین سنگ مرمر کا ٹکڑا اس لئے خریدا کہ۔۔۔۔۔۔

(الف) اس کی بیوی نے فرمائش کی تھی (ب) اس کی قیمت بہت کم تھی

(ج) وہ اسے اپنے دروازے پر نصب کرنا چاہتا تھا

(د) قیمت پوچھنے پر کباڑی اس کے پیچھے پڑ گیا تھا۔

جواب: (د) قیمت پوچھنے پر کباڑی اس کے پیچھے پڑ گیا تھا۔

۳۔ شریف حسین کے خیال میں سنگ مرمر کا مصرف یہ تھا کہ۔۔۔۔

www.perfect24u.com

KPK MORE BOOKS, NOTES VISIT NOW: PERFECT24U.COM

(الف)اسے افسر کو تحفے کے طور پر دیا جائے (ب)اسے کارنس پر سجا دیا جائے

(ج)اس پر اپنا نام گھدوا کر دروازے پر لگا دیا جائے

(د)اسے مطالعے کی میز پر رکھ دیا جائے

جواب:(ج) اس پر اپنا نام گھدوا کر دروازے پر لگا دیا جائے

۴۔ شریف حسین کی موت کے بعد سنگ مرمر کا ٹکڑا۔۔۔۔۔

(الف)یونہی گھر میں پڑا رہا (ب) کہیں گم ہو گیا

(ج)بیچ دیا گیا (د)اس کی قبر پر لگا دیا گیا

جواب:(د) اس کی قبر پر لگا دیا گیا

4۔ افسانہ "کتبہ" کا خلاصہ لکھیں۔

خلاصہ:

شریف حسین ایک دفتر میں کلرک تھا۔صبح دفتر جانا اور شام کو واپس گھر آنا روز کا معمول تھا ایک دن شریف حسین کی بیوی میکے گئی ہوئی تھی اور بچے بھی ساتھ گئے تھے تنخواہ کے آٹھ دن بعد آج بھی شریف حسین کے جیب میں پانچ روپے کا نوٹ موجود تھا چھٹی کے بعد دفتر سے نکلا تو سوچا کہ گھر جانا بیکار ہے۔گھر میں نہ بیوی ہے نہ بچے ہیں کیوں نہ شہر کی سیر کی جائے ایک تانگے میں خالی سیٹ دیکھ کر اس پر سوار ہو گیا اور شہر میں تانگے سے اتر پڑا۔ بے فکری سے بے مقصد گھومتا رہا۔ چلتے چلتے وہ کباڑیوں کی دکانوں کے پاس پہنچا اور دکانوں میں تا نک جھانک کرنے لگا۔دکانوں میں دنیا بھر کی نئی اور پرانی چیزیں موجود تھیں۔ایک دکان پر شریف حسین کو سنگ مرمر کا ایک نفیس ٹکڑا نظر آیا اور صرف یہ دیکھنے کے لئے کہ اس کی قیمت کیا ہوگی کباڑی سے اس کے دام پوچھے کباڑی نے تین روپے بتا دیئے۔شریف حسین نے ایک روپے کی بولی لگا دی جسے بھاؤ تاؤ کے بعد کباڑی نے منظور کیا۔شریف حسین سنگ مرمر کے ٹکڑے کو گھر لے آیا اور سوچتا رہا کہ میں اس کا کیا کروں گا آخر کار اسے خیال آیا کہ خدا کارساز ہے اگر میری ترقی ہو جائے تنخواہ بڑھ جائے اپنا گھر بن جائے تو اس ٹکڑے پر اپنا نام کندہ کر کے دروازے پر نصب کر دوں

www.perfect24u.com

KPK MORE BOOKS, NOTES VIST NOW: PERFECT24U.COM

گا۔ چنانچہ اس نے اپنا نام ٹکڑے پر کندہ کروایا۔

بڑا عہدہ ملنے، تنخواہ بڑھنے اور نئے گھر بنانے کے انتظار میں سالہا سال گزر گئے لیکن نہ ترقی ملی اور نہ نیا اور اپنا گھر بنا۔ اس عرصے میں کتبہ بھی الماری میں، کبھی میز پر کبھی کسی کمرے کے کونے میں اور کبھی کسی بوری میں بند پڑا رہا آخر کار اسے پنشن مل گئی بیٹے بیٹیوں کی شادیاں کروائیں اب اس کی عمر زیادہ ہو چکی تھی اور زیادہ تر بیمار رہنے لگا تھا وہ کتبے کو بھول چکا تھا۔ وہ بیماری کا مقابلہ نہ کر سکا اور ایک دن مر گیا اس کی موت کے بعد اس کا بڑا بیٹا کاٹھ کباڑ کی ایک بوری کھول کر دیکھ رہا تھا کہ اسے اپنے باپ کے نام کا وہ کتبہ مل گیا اگلے روز اس نے کتبے کی عبارت میں تھوڑی سی ترمیم کر کے اپنے باپ کے قبر پر نصب کر دیا۔

5۔ غلام عباس پر سوانحی اور تنقیدی نوٹ لکھیں۔

جواب: غُلام عباس تنقیدی نوٹ

سوانحی خاکہ:

غلام عباس 1909ء میں امرتسر میں پیدا ہوئے اس کا تعلق ایک غریب گھرانے سے تھا وہ لاہور چلے آئے اور ابتدائی تعلیم لاہور کے دیال سنگھ ہائی سکول میں حاصل کی اس نے اپنی عملی زندگی کا آغاز بھی لاہور ہی میں کیا اس نے اپنی زندگی میں مختلف "ہفت روزہ" اور "ماہنامہ" رسالوں میں کام کیا اور ان کے مدیر رہے۔ کچھ عرصے محکمہ تعلقات عامہ میں بھی کام کیا اور آخر کار بی۔ بی۔ سی ریڈیو سے وابستہ ہو کر لندن چلے گئے۔ غلام عباس نے ترکی ادب کا بڑا گہرا مطالعہ کیا اور اس سے بہت متاثر ہوئے۔ موسیقی سے اسے بہت لگاؤ تھا گٹار بجانے کے ماہر تھے۔ شطرنج بھی کھیلتے تھے اس کے ادبی خدمات کے اعتراف میں حکومت پاکستان نے اسے "ستارۂ امتیاز" کا تمغہ عطا کیا تھا وہ ایک باوقار اور کامیاب شخص تھے 1982ء میں کراچی میں انتقال کر گئے۔

تنقیدی نوٹ: غلام کو ناولوں اور افسانوں سے بے حد لگاؤ تھا اس نے عبدالحلیم شرر، پنڈت رتن ناتھ سرشار، خواجہ حسن نظامی اور مرزا ہادی رسوا کے ناولوں اور افسانوں کا مطالعہ کیا تھا۔ جدید افسانہ نگاروں میں اُس کا مقام بہت بلند ہے۔ غلام عباس نے جس وقت افسانہ نگاری شروع کی اس وقت مغربی تعلیم و

KPK MORE BOOKS, NOTES VIST NOW: PERFECT24U.COM

معاشرت اور انگریزی اقدار معاشرے میں اپنے پاؤں جمارہے تھے اور لوگ اس کشمکش میں تھے کہ کونسا راستہ اختیار کیا جائے کیونکہ چند واقعات کے رونما ہونے سے ہندوستان کے روایت پسند معاشرت میں ٹوٹ پھوٹ کا آغاز ہو گیا تھا۔

غلام عباس نے بڑی خوبصورتی اور فنکاری سے غیر جذباتی انداز میں معاشرے کی عکاسی کی ہے۔ اس کے افسانوں کے موضوعات اگرچہ نئے نہیں ہیں لیکن اس نے جو انداز بیان اختیار کیا اس سے افسانوں میں نہ صرف جدت پیدا ہوگئی ہے بلکہ اس انداز تحریر کی وجہ سے اس نے جدید افسانہ نگاری میں ایک منفرد مقام بھی حاصل کیا ہے ان کی جدیدیت کا ثبوت اس کا افسانہ ''آنندی'' ہے۔ غلام عباس معمولی کو غیر معمولی اور چھوٹے کو بڑے بنانے میں خاص مہارت رکھتا ہے وہ کسی کو خاطر میں نہیں لاتا۔ اس کا قلم مکمل غیر جانبداری کے ساتھ رواں دواں رہتا ہے ان کی تحریر کی ایک اور اہم خصوصیت جزئیات نگاری ہے۔

6۔ مندرجہ ذیل الفاظ و تراکیب کو جملوں میں استعمال کریں۔

مستقبل، معمول، اثاثہ، ادنیٰ و اعلیٰ، بے مصرف

الفاظ	جملے
مستقبل	اپنا مستقبل سنوارنے کے لئے تعلیم کا حاصل کرنا بہت ضروری ہے۔
معمول	میرا معمول بن چکا ہے کہ میں صبح سیر کے لئے جاتا ہوں۔
اثاثہ	الیکشن کمیشن نے انتخابات میں حصہ لینے والے اُمیدواروں سے اثاثوں کی فہرست طلب کی ہے۔
ادنیٰ و اعلیٰ	مسجد میں ہر ادنیٰ و اعلیٰ ایک ہی صف میں کھڑے ہوتے ہیں۔
بے مصرف	اللہ تعالیٰ نے دنیا کی کوئی چیز بے مصرف پیدا نہیں کی۔

☆......☆......☆

www.perfect24u.com